روزنامہ **الفضل** ربوہ
فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۷/۴۲ | سوموار - ۱۷ صفر ۱۴۱۳ھ، ۱۷ ظہور ۱۳۷۱ہش، ۱۷ اگست ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۸۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متقی کی علامت

"یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغ گوئی کے سوا اس کا کام ہی نہیں چل سکتا۔ اسلئے وہ دروغ گوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کیلئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے۔ لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا ہے۔ اور اُسے ایسے مواقع سے بچا لیتا ہے۔ جو خلافِ حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔"
(ملفوظات جلد اوّل ص۸)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بعض مقام ایسے ہوتے ہیں کہ تقریر سے دل تسلی پکڑتا ہے۔ لیکن بعض مقام ایسے ہوتے ہیں کہ محض اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی کام کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کام میں صدہا مخفی اسرار ہوتے ہیں جن کو انسان کبھی سمجھ لیتا ہے اور کبھی نہیں۔ انسان کو چونکہ آخرت کے ذخیرہ کی ضرورت ہے اور بعض اوقات انسان کے افعال ایسے نہیں ہوتے جو آخرت میں کام دیں اس لئے اللہ تعالیٰ قضاء و قدر سے اس کا تدارک کر دیتا ہے۔ جس طرح پر انسان روزہ رکھتا ہے تو اس روزہ کے ساتھ سحری بھی ہے۔ اور اس میں اس کو اجازت ہے کہ جو چاہے سو کھائے لیکن قضاء و قدر کا جو روزہ ہے اس کے لئے کون سی سحری ہے؟"
(ملفوظات جلد چہارم ص۳۰۹)

"عام لوگوں کا علم یہیں تک محدود ہے کہ عام اسباب مادیہ کے ماتحت تحریکات ہوتی ہیں لیکن اسی حد تک ختم کر دینا یہ سخت غلطی ہے۔ قضا و قدر کے اسباب بعض اوقات وراء الوراء ہوتے ہیں۔ اور ان کا تعلق محض (ہو جا اور ہو جائے) سے ہی ہوتا ہے جسے دوسرے لوگ سمجھ بھی نہیں سکتے۔ اگر یہ اسباب اسی حد تک ہوتے جہاں تک یہ لوگ سمجھے بیٹھے ہیں تو پھر تو گویا خدائی ہی کو اپنے قبضہ میں لے آئے۔ پہلی اُمتوں پر جو عذاب آئے ہیں اگر ان کے حکماء کو ان کے اسباب کی خبر ہوتی تو وہ اُن کو بچا کیوں نہ لیتے۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ اسباب وراء الوراء رہتے ہے۔"
(ملفوظات جلد چہارم ص۳۱۰)

ایمان لانے والے کی سب حاجتیں تقرّب الی اللہ کا باعث بن جاتی ہیں

اقتباس از خطبہ جمعہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل)

اللہ تعالیٰ جب انسان کو سچے علوم عطا کرتا ہے اور اس کا ان علوم کے مطابق عمل درآمد ہو پھر اس میں قوت مقناطیسی پیدا ہو جاتی ہے اور نیکیوں کا نمونہ ہو کر دوسروں کو اپنی طرف کھینچتا ہے یہ درجہ اس کو تب ملتا ہے جب وہ اللہ تعالےٰ کا وفادار بندہ ہو اور اس کی فرماں برداری میں ایسا ثابت قدم اور مستقل مزاج ہو کہ رنج میں، راحت میں، عسر میں یسر میں، باساء میں ضراء میں۔ غرض ہر حالت میں قدم آگے بڑھانے والا ہو اور اللہ جلّ شانہ کی وفاداری میں جیت ہو۔ اس کو حاجتیں پیش آتی ہیں۔ مگر وہ اس کے ایمان کو ہر حال میں بڑھاتے والی ہوتی ہیں کیونکہ بعض وقت حاجت پیش آتی ہے تو دعا کا دروازہ اس پر کھلتا ہے اور توجہ الی اللہ اور تضرع الی اللہ کے دروازے اس پر کھلتے ہیں اور اس طرح پر وہ حاجتیں مال و جان کی ہوں عزت و آبرو کی ہوں۔ غرض دنیا کی ہوں یا دین کی اس کے تقرب الی اللہ کا باعث ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ جب وہ دعائیں کرتا ہے اور ایک سوز و رقت اور دلگداز طبیعت سے باب اللہ پر گرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں کامیاب ہو جاتا ہے تو باب شکر اس پر کھلتا ہے اور وہ سجداتِ شکر بجا لا کر ازدیادِ نعمت کا وارث ہوتا ہے جو
باقی ص۲ پر

سانحۂ ارتحال

مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن محمود صاحب نائب ناظر تعلیم کے والد محترم چوہدری محمد طفیل صاحب ۸ اگست کو حرکت قلب بند ہو جانے سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں انتقال فرما گئے۔

اگلے روز جنازہ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھایا۔ آپکی تدفین قبرستان نمبر ا میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم راجہ منیر احمد صاحب معتمد خدام الاحمدیہ پاکستان نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب بی ٹی نائب ناظر اصلاح و ارشاد فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان کامیابی

مکرم محمد ادریس چوہدری جارجیا امریکہ کی بیٹی محترمہ رضیہ روزی ادریس نے امسال امریکہ میں ہائی سکول آنرز کے ساتھ پاس کیا ہے اور اس طرح اعلیٰ پوزیشن کی حقدار پائی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

اعلان دار القضاء

(سید محمد یحیٰ خضر صاحب وغیرہ بابت ترکہ کرنل ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب)

مکرم سید محمد یحیٰ خضر صاحب نے درخواست دی ہے کہ قطعات نمبر ۱۱، ۱۲/۵ دار الصدر رقبہ فی قطعہ دو کنال ہمارے والد کرنل ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب کے نام ہے۔ ہمارے والد وفات پا چکے
باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷۔ ظہور ۱۳۷۱ ہش ۱۷۔ اگست ۱۹۹۲ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

۱۔۔۔ استقامت ہونی چاہئے اور یہ استقامت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم ہی سے ملتی ہے۔ ایک ادنیٰ درجہ کا فقیر بھی ایک بخیل سے بخیل کے دروازہ پر جب دھرنا مارتا ہے تو کچھ نہ کچھ لے کر ہی اٹھتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ تو کریم رحیم خدا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی اس کے دروازے پر گرے اور خالی اُٹھے۔

۲۔۔۔ خدا یابی اور خداشناسی کے لئے ضروری امر یہی ہے۔ کہ انسان دعاؤں میں لگا رہے۔ زنانہ حالت اور بزدلی سے کچھ نہیں ہوتا اس راہ میں مردانہ قدم اٹھانا چاہیئے۔

۳۔۔۔ خدا تعالیٰ نے دو ہی قسم کے حقوق رکھے ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ جو شخص حقوق العباد کی پرواہ نہیں کرتا وہ آخر حقوق اللہ کو بھی چھوڑ دیتا ہے۔ کیونکہ حقوق العباد کا خیال رکھنا یہ بھی تو امرِ الٰہی ہے جو حقوق اللہ کے نیچے ہے۔

۴۔۔۔ خدا تعالیٰ کی باتوں کو جو سمجھ لے وہی سعید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء کچھ اور ہوتا ہے سمجھا کچھ اور جاتا ہے۔ اور پھر اپنی عقل اور عمل کے پیمانہ سے ماپا جاتا ہے یہ ٹھیک نہیں۔

۵۔۔۔ انسان کو چاہیئے کہ خدا کا فضل مانگتا رہے تو اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ نیت صحیح پیدا کرنی چاہیئے۔

۶۔۔۔ گناہ بھی ایک زہر ہے جو انسان کی رُوح کو ہلاک کرتا ہے اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان رکھتا ہے۔ تو پھر بڑی دلیری اور جرأت سے گناہ کیوں کرتا ہے۔ اگر اسے یہ معرفت ہو کہ کوئی محاسب بھی ہے تو اس قدر دلیری نہ کرے۔ یہ دلیری عدم معرفت کا نتیجہ اور ثمرہ ہے۔

۷۔۔۔ خدا تعالیٰ کی طرف بہت ہی کم لوگ آتے ہیں۔ کیونکہ خدا کی راہ اختیار کرنا دنیا سے باہر ہو جانا ہے۔ جب تک انسان ایک موت اختیار نہیں کر لیتا اس راہ سے داخل نہیں ہو سکتا۔

۸۔۔۔ لوگ تو اور باتوں کے لئے روتے ہیں میں کہتا ہوں اور باتوں کو چھوڑو۔ مجھے اس کا فکر ہو رہا ہے کہ خدا کی ہستی پر ان کو یقین نہیں رہا

۹۔۔۔ خدا تعالیٰ ہے اس جہاں میں بھی اور اُس جہاں میں بھی اس کی ضرورت ہے اس لئے سچا تعلق اسی کے ساتھ ہونا چاہیئے کیونکہ نجاتِ ابدی اسی کے ساتھ وابستہ ہے جو خدا تعالیٰ کی معرفت۔ محبت۔ اور صدق، وفاداری کے تعلق پیدا کرنے سے ملتی ہے۔

۱۰۔۔۔ ضرورت ہے کہ اس کی قدرتوں کے عجائبات نظر آویں۔

کس قدر امن و اماں معدوم ہے
زندگی کا موت ہی مفہوم ہے
کون چل سکتا ہے اور کتنے قدم
اے مسافر کیا تجھے معلوم ہے

—— ابوالاقبال

بزمِ جہاں میں چلتے پھرتے کیسے کیسے دیکھے لوگ
بس ہی گئے جو دل میں آکر ایسے بھی تو کچھ تھے لوگ

شیخ کی باتوں میں آجاتے ہیں کانوں کے کچے لوگ
جھوٹے کہلانے لگتے ہیں ہوتے ہیں جو سچے لوگ

گو اگلے راہگیر نہیں ہیں، راہیں تو ویران نہیں
دیکھ رہا ہوں ان راہوں پر آج بھی آتے جاتے لوگ

اُن کا دامن آلودہ ہے میرے خون کے چھینٹوں سے
مَل مَل کر بھی دھو نہ سکیں گے یہ دامن کے دھبے لوگ

چلتے چلتے تھک جاتے ہیں کیا ان راہوں پر راہی!
لمبی تان کے سو جاتے ہیں کیسے چلتے پھرتے لوگ

کوئی نہیں اس بستی میں جو آج مری فریاد سُنے
ایسا لگتا ہے یہ مجھ کو کانوں سے ہیں بہرے لوگ

جیت لیا کرتے تھے دل ناہید کا کیسے لوگ تھے وہ
میری آنکھوں نے دیکھے ہیں کیسے اچھے اچھے لوگ

عبدالمنان ناہید

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

ثمرات شکر ہیں ہیں اور اگر کسی وقت بظاہر ناکامی ہوتی ہے تو پھر صبر کے دروازے اس پر کھلتے ہیں اور رضا بالقضاء کے ثمرات لینے کو تیار ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ حاجتیں جب کسی بدبخت انسان کو آتی ہیں اور وہ مالی، جانی یا اور مشکلات میں مبتلا ہوتا ہے تو یہ حاجتیں اور بھی اس کی اور مجبوری کا باعث ہو جاتی ہیں کیونکہ وہ بیقرار مضطرب ہو کر قلق کرتا اور ناامید اور مایوس ہو کر مخلوق کے دروازہ پر گرتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ سے ایسا بیگانہ اور ناآشنا ہوتا ہے کہ ہر قسم کے فریب و دغا سے کام لینا چاہتا ہے۔ اگر کبھی کامیاب ہو جائے تو اس کو اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے ذکر اور اس کی حمد و ستائش کا موقع نہیں ملتا بلکہ وہ اپنی کرتوتوں اور فریب و دغا اور چالبازیوں کی تعریف کرتا اور شیخی اور تکبر میں ترقی کرتا اور اپنی حیل و تجاویز پر عجب و ناز کرتا ہے۔ اگر ناکام ہوتا ہے تو رضا بالقضاء کے بدلے اس کی مقادیر کو کوستا اور بری نگاہ سے دیکھتا اور اپنے رب کا شکوہ کرتا ہے۔ غرض یہ حاجتیں تو سب کو ہیں اور انبیاء، اولیاء و صدیقوں اور تمام منعم علیہ گروہ کے لئے بھی مقدر ہوتی ہیں۔ مگر سعید الفطرت کے لئے وہ تقرب الی اللہ کا باعث ہو جاتیں اور اس کو مزید انعامات کا وارث بنا دیتی ہیں۔ اور شقی مضطرب ہو کر قلق کرتا ہے اور ناکام ہو کر سخط علی اللہ کر بیٹھتا ہے کامیابی پر وہ مبتلا فی الشرک ہو جاتے ہیں اور ناکامی پر مایوس۔ (خطبات نور جلد اول صفحہ ۱۳۷۔۱۳۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں،

بہر دم از دل وجاں وصفِ یارِ خود بکنم
من آں نیم کہ تغافل نہ کارِ خود بکنم

میں ہر دم دل وجان سے اپنے خدا کی تعریف کرتا ہوں میں وہ نہیں ہوں کہ اپنے کام سے غفلت کروں۔

بہر زماں بدلم ایں ہوس ہمے جوشد
کہ ہرچہ ہست نثارِ نگارِ خود بکنم

ہر وقت میرے دل میں یہ شوق جوش مارتا ہے کہ جو کچھ بھی میرے پاس ہے وہ اپنے محبوب پر قربان کر دوں۔

اگرچہ در رہِ جاناں چو خاک گردیدم
دلم تپد کہ فدایش غبارِ خود بکنم

اگرچہ میں محبوب کی راہ میں خاک کی طرح ہو گیا ہوں۔ مگر میرا دل تڑپتا ہے کہ اپنا غبار بھی اس پر فدا کر دوں۔

روم بگلشنِ دلدادگاں کزاں باغم
چرا بکوچۂ غیرے قرارِ خود بکنم

میں عاشقوں کے گلشن میں جاتا ہوں اس باغ کو چھوڑ کر میں کسی غیر کے کوچہ میں کیوں اپنا مسکن بناؤں

انسانی زندگی کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے کو پالے۔ خدا تعالیٰ کا وصال ہی اس کی روح کو مکمل طور پر تسکین دے سکتا ہے اور ایسا کرنے کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہو اور جب کسی کی محبت دل میں پیدا ہو جاتی ہے تو پھر انسان ہر وقت اس کا ذکر کرتا ہے اور اس کی تعریف کرتا ہے اور اس تعریف سے وہ کبھی غافل نہیں ہوتا۔ دنیا کی کوئی اور چیز اسے اپنی طرف کھینچنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی حضور فرماتے ہیں کہ میں دل وجان سے ہر لحظہ خدا تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں اور مجھ پر کبھی ایسا وقت نہیں آتا کہ میں اس کی تعریف سے۔ اس کے ذکر سے۔ اس کے قرب کی طلب سے غافل ہو جاؤں اور میری کیفیت یہ ہے کہ ہر وقت میرے دل میں یہ خواہش جوش مارتی رہتی ہے کہ میں اپنے محبوب پر ہر وہ چیز قربان کر دوں جو میرے قبضہ قدرت میں ہے

اس میں کیا شک ہے کہ انسان جس سے محبت کرتا ہے اپنا سب کچھ اس کے سپرد کر دینا چاہتا ہے۔ حضور بھی خدا تعالیٰ سے محبت کی ایک دلیل یہ دیتے ہیں کہ ہر وقت حضور کے دل میں یہ خواہش رہتی ہے کہ اپنا سب کچھ اپنے پیارے خدا پر نثار کر دیں۔

قربان ہو جانے کی ایک دلیل یہ ہوتی ہے کہ انسان اپنے محبوب کی راہ میں خاک کی طرح ہو جائے۔ استعارۃً بھی قربان ہونا اسی طرح بیان کیا جاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ خاک تو میں ہو گیا ہوں لیکن ابھی میرے دل میں یہ خواہش ہے کہ میری یہ خاک میرا یہ غبار بھی نہ پڑا رہے بلکہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو جائے۔

حضور فرماتے ہیں میں ان لوگوں میں جانے کی کوشش کرتا ہوں۔ جو خدا تعالیٰ کے عاشق ہیں ان عاشقوں کا جو باغ ہے میں وہاں جاتا ہوں یقیناً وہاں کی سیر انسان کو خدا تعالیٰ کے متعلق مزید غور کرنے اور اس کی طلب میں محو ہو جانے پر آمادہ کرتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ میں اس جگہ کو چھوڑ کر کہیں اور کس طرح جا کر بس جاؤں۔ میرا تو دل یہی چاہتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے عاشقوں کے باغ میں گھومتا پھرتا رہوں۔ وہاں اس کا ذکر کروں اس کی تعریف کروں اور جو کچھ میرے پاس ہے میں اس پر قربان کر دوں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی اپنی ذات سے ایسا ہی عشق عطا فرمائے کہ ہم اپنا سب کچھ اس کے لئے قربان کر دیں اور وہ تمام لوگ جو اس سے محبت کرتے ہیں ان سے ہمارے دل میں محبت پیدا ہو اور ہم ان کی معیت میں رہنا پسند کریں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

تلقینِ عمل

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ۶ فروری ۱۹۴۱ء کو فرمایا:۔

خدام الاحمدیہ کا یہ اجلاس اس لحاظ سے پہلا اجلاس ہے کہ اس میں باہر سے بھی دوست تشریف لائے ہیں۔ گو میں نہیں کہہ سکتا کہ میں ان کے آنے کی وجہ سے پورے طور پر خوش ہوں کیونکہ جہاں تک مجھے علم ہے بہت کم دوست باہر سے آئے ہیں۔ اور خدام الاحمدیہ کی تعداد کو مدِنظر رکھتے ہوئے بھی آنے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔ شائد کل تعداد کا چھٹا یا ساتواں یا آٹھواں یا نواں بلکہ دسواں حصہ آیا ہے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں اس مجلس میں بیٹھنے والے اکثر دوست گورداسپور کے ضلع کے ہیں اور ان میں سے بھی اکثر زمیندار ہیں جن کے لئے پیدل سفر کرنا کوئی مشکل نہیں ہوتا ان کا اس جگہ آنا زمینداروں کی تعلیم کو مدِنظر رکھتے ہوئے۔ اور ان کی مشکلات کو مدِنظر رکھتے ہوئے بے شک ایک قابلِ قدر قربانی ہے مگر ان کے آنے کی وجہ سے اس مجلس کے افراد کی تعداد کا بڑھ جانا دوسرے شہروں کی خدام الاحمدیہ کے لئے کوئی خوشکن امر نہیں ہو سکتا جہاں تک میں سمجھتا ہوں اور ان رپورٹوں سے جو میرے پاس پہنچتی رہی ہیں اندازہ لگا سکتا ہوں۔ گورداسپور کو چھوڑ کر بیرونجات سے دو اڑھائی سو آدمی آیا ہے۔ اور یہ تعداد خدام الاحمدیہ کی تعداد کو مدِنظر رکھتے ہوئے بہت کم ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ابھی قریب میں ہی جلسہ سالانہ گزرا ہے۔ لیکن نوجوانوں کی ہمت اور ان کا ولولہ اور جوش ان باتوں کو نہیں دیکھا کرتا یہ جلسہ تو ایک مہینے کے بعد ہوا۔ میں جانتا ہوں حضرت بانی سلسلہ کے زمانہ میں کئی نوجوان ایسے تھے جو لاہور سے ہر اتوار کو باقاعدہ قادیان پہنچ جایا کرتے تھے مثلاً چوہدری فتح محمد صاحب ان دنوں کالج میں پڑھتے تھے۔ مگر ان کا آنا جانا اتنا باقاعدہ تھا کہ ایک اتوار کو وہ کسی وجہ سے نہ آسکے تو حضرت بانی سلسلہ نے مجھ سے پوچھا محمود! فتح محمد اس دفعہ نہیں آیا۔ گویا ان کا آنا جانا اتنا باقاعدہ تھا کہ حضرت بانی سلسلہ کو ان کے ایک اتوار کے دن نہ آنے پر تعجب ہوا اور مجھ سے دریافت فرمایا کہ وہ کیوں نہیں آئے۔ وہ بھی کالج کے طالب علم تھے۔ کالج میں ہی پڑھتے تھے اور ان کے لئے بھی کئی قسم کے کام تھے۔ پھر وہ فیل بھی نہیں ہوتے تھے۔ کہ کوئی شخص کہہ دے کہ پڑھتے نہیں ہوں گے۔ پھر وہ کوئی ایسے مالدار بھی نہیں تھے کہ ان کے متعلق یہ خیال کیا جا سکے کہ انہیں اڑانے کے لئے کافی روپیہ ملتا ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں لاہور سے کالجوں کے جو سٹوڈنٹس یہاں آئے ہوئے ہیں یا نہیں آئے ان میں سے ۹۰ فیصدی وہ ہوتے ہیں جن کو اس سے زیادہ گذارہ ملتا ہے جتنا چوہدری فتح محمد صاحب کو ملا کرتا تھا۔ مگر وہ باقاعدہ ہر اتوار کو قادیان آیا کرتے تھے۔ اسی طرح اور بھی کئی طالب علم تھے جو قادیان آیا کرتے تھے۔ گو اتنی باقاعدگی سے نہیں آتے تھے مگر بہرحال کثرت سے آتے تھے۔ اس وقت لاہور میں احمدی طالب علم دس بارہ تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ ایک دو کو مستثنیٰ کرتے ہوئے باقی دس میں سے دو تین تو ایسے تھے کہ وہ ہفتہ وار یا قریباً ہفتہ وار قادیان آیا کرتے تھے اور نصف تعداد ایسے طالب علموں کی تھی جو مہینے میں ایک دفعہ یا دو دفعہ قادیان آتے تھے اور باقی سال میں چار پانچ دفعہ قادیان آجاتے تھے اور بعض دفعہ کوئی ایسا بھی نکل آتا جو صرف جلسہ سالانہ پر آجاتا تھا مگر اب صرف بیس پچیس فیصدی طالب علم ایسے ہوتے ہیں جو قادیان میں سال بھر میں ایک دفعہ آتے ہیں یا ایک دفعہ بھی نہیں آتے۔ یہ فرق اور امتیاز کیوں ہے۔ میں نے کہا ہے اگر تمہاری مالی حالت ان لڑکوں سے کمزور ہوتی جو اس وقت کالج میں پڑھتے تھے۔ تو میں سمجھتا کہ یہ مالی حالت کا نتیجہ ہے اور اگر یہ بات ہوتی کہ اب تمہیں دین کے سیکھنے کی ضرورت نہیں رہی تمہارے لئے اسقدر اعلیٰ درجہ کے (مذہبی) سامان لاہور اور امرتسر اور دوسرے شہروں میں موجود ہیں کہ تمہیں قادیان آنے کی ضرورت نہیں تو پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات کسی حد تک معقول ہے۔ لیکن اگر نہ تو یہ بات ہے کہ تمہاری مالی حالت ان سے خراب ہے اور نہ یہ بات درست ہے کہ باہر ایسے سامان موجود ہیں جن کی موجودگی میں تمہیں قادیان آنے کی ضرورت نہیں۔ اور پھر اس بات کو دیکھتے ہوئے کہ اب

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

جنگِ اُحد کے موقعہ پر ایک عورت نے اپنی قوتِ ایمان کا وہ مظاہرہ کیا کہ دنیا اسکی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اس جنگ کے موقعہ پر مشہور ہو گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں۔ عورتیں بے تاب ہو کر میدان کی طرف بھاگیں ایک عورت نے آگے بڑھ کر پوچھا تو ایک سپاہی نے جواب دیا اے عورت! تیرا خاوند شہید ہو گیا۔ لیکن اس عورت نے کہا کہ میں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھتی ہوں تم مجھے ان کا حال بتاؤ لیکن پھر اس آدمی نے کہا کہ تمہارا باپ مارا گیا ۔ اس عورت نے پھر بھی پرواہ نہ کی اور پوچھا کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خبر دو لیکن اس سپاہی نے اسکے کرب و بے قراری کا صحیح علم نہ رکھتے ہوئے اسکے بھائی کے متعلق کہا کہ وہ بھی مارا گیا ہے۔ لیکن پھر اس عورت نے غصے کے ساتھ بڑے زور سے پوچھا کہ میں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حال تم سے پوچھ رہی ہوں۔ اپنے باپ یا بھائی یا خاوند کا نہیں پوچھ رہی۔ تو پھر سپاہی نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو خیریت سے ہیں۔ یہ خبر پا کر اس عورت کے دل میں خوشی اور اطمینان کی لہر دوڑ گئی اور بے اختیار کہنے لگی سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اللہ تعالیٰ کا رسول خیریت سے ہے دوسرے مارے گئے تو کوئی پرواہ نہیں۔

تعلیم یافتہ عورتوں کی ضرورت

اس کے لئے سب سے پہلی چیز جو ضروری ہے وہ تعلیم یافتہ عورتوں کا میسر آنا ہے اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ پہلے استاد عورتیں میسر آجائیں۔ مردوں کے ذریعہ لڑکیوں کو ایک عرصہ تک تو تعلیم دی جا سکتی ہے زیادہ عمر تک نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ قدرتی طور پر رسم و رواج کے لحاظ سے لڑکی جب جوانی کی عمر کو پہنچتی ہے تو اس میں ایک حد تک حیا پیدا کرنا ضروری ہوتا ہے جسے یورپ میں ضروری نہیں سمجھا جاتا۔ لیکن ہم اسے نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اب ادھر لڑکی میں اس کا پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے اور مرد استاد اسے پڑھانے والا ہو تو اس کے جذبات و احساسات دب جائیں گے۔ کیونکہ وہ اس عمر کی امنگوں اور جذبات کا اظہار نہ کر سکے گی۔ جو عورت استاد کے ہونے پر اس کے سامنے کر سکتی تھی۔ ہمیں لڑکیوں کے لئے ایسے استادوں کی ضرورت ہے جو موقعہ اور محل پر سنجیدگی اور متانت سے بھی کام لیتے ہوں۔ لیکن انہیں ہنسی بھی آ سکتی ہو۔ کھیل کود میں بھی حصہ لے سکیں۔ اور ان میں خوش طبعی پیدا کر سکیں یہ باتیں ہم مردوں کے ذریعے لڑکیوں میں پیدا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ مردوں کے ذریعہ یا تو ان میں وہ باتیں پیدا ہو جائیں گی جنہیں ہم پیدا نہیں کرنا چاہتے اور جن کے پیدا کرنے کی (ہمارا دین) اجازت نہیں دیتا یا وہ مردہ ہو جائیں گی۔ ان میں زندگی کی روح باقی نہ رہے گی۔ اس لئے ضروری ہے کہ لڑکیوں کے لئے عورتیں استاد مہیا کی جائیں۔

جن لڑکیوں کی پڑھائی کا علیحدہ انتظام کیا گیا ہے وہ دراصل استانیاں ہیں نہ کہ طالبات ان میں زیادہ شادی شدہ ہیں اور تھوڑی بن بیاہی پھر زیادہ ہیں جو پہلے ہی تعلیم یافتہ ہیں اور تھوڑی ایسی ہیں جو کم علم رکھتی ہیں ان سے ہم امید رکھتے ہیں کہ جو اپنے گھروں میں رہنے والی ہوں گی وہ بھی وقت دیں گی اور سکول میں لڑکیوں کو پڑھائیں گی۔ تا کہ لڑکیوں میں تعلیم بڑھے۔

دنیا میں یہ عجیب بات ہے کہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی چیز کا منبع وسیع ہوتا ہے۔ مگر علم میں یہ بات ہے کہ منبع چھوٹا ہوتا ہے اور آگے جا کر زیادہ وسعت ہو جاتی ہے۔ استاد سے لڑکا زیادہ علم رکھتا ہے جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ شاگرد کو استاد سے ورثہ میں تجربہ اور عقل بھی ملتی ہے۔ اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں۔ بے شک یہ عورتیں ایسی نہ ہوں گی جنہیں ہم مکمل استانیاں بنا سکیں مگر ان سے جو تعلیم پائیں گی۔ وہ ان سے اعلیٰ ہوں گی۔ یہی یورپ میں ہوا۔ اور یہی یہاں بھی ہو سکتا ہے۔ ہم سکول میں بھی مرد مدرس رکھ کر تعلیم دلا سکتے ہیں مگر اس طرح ایسی کامیابی کی امید نہیں ہو سکتی۔ جیسی اس صورت میں ہے کہ مردوں کے ذریعے استانیاں تیار کی جائیں۔ اور وہ آگے لڑکیوں کو پڑھائیں تا کہ وہ اپنی شاگردوں سے ہنس کھیل بھی سکیں۔ تربیت تبھی عمدگی سے ہو سکتی ہے جب کہ استاد شاگرد آپس میں کھیل بھی سکیں۔ مرد یہ نہیں کر سکتے۔ ہاں اگر یہ استانیاں کام کی ہو جائیں تو یہ لڑکیوں سے مل کر رہ سکیں گی۔ جو لڑکیوں کی استاد بھی ہوں گی۔ اور ہمجولی بھی

باقی ص۸ پر

واقفین نو کو تقویٰ کی باریک راہیں سکھائیں

حضور فرماتے ہیں:۔

"اکاؤنٹس کے متعلق تمام واقفین بچوں کو شروع سے ہی تربیت ہونی چاہئے میں نے حساب کا ذکر کیا تھا کہ ان کا حساب بھی اچھا ہو اور ان کو بچپن سے تربیت دی جائے کہ کس طرح اموال کا حساب رکھا جاتا ہے، روزمرہ سودے کے ذریعہ سے ہی ان کو یہ تربیت دی جا سکتی ہے۔ اور پھر سوداگران کے ذریعے کبھی منگوایا جائے تو اس سے ان کی دیانتداری کی نوک پلک مزید درست کی جا سکتی ہے۔ مثلاً بعض بچوں سے ماں باپ سودا منگواتے ہیں تو وہ چند پیسے جو بچتے ہیں وہ جیب میں رکھ لیتے ہیں، بد دیانتی کے طور پر نہیں ان کے ماں باپ کا مال ہے اور یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ پیسے کیا واپس کرنے ہیں، وہ وقت ہے تربیت کرنے کا، اس وقت ان کو کہنا چاہئے کہ سودا منگوانے میں اگر ایک دھیلا، ایک دمڑی بھی باقی بچی ہو تو واپس کرنی چاہئے، پھر چاہے دھیلے کی بجائے دس روپے بھی مانگو اس کا کوئی حرج نہیں، لیکن بغیر بتائے کے جو دھیلا جیب میں ڈالا جاتا ہے کہ یہ بچ گیا تھا اس کا کیا واپس کرنا۔ اس نے آئندہ بد دیانتی کے بیج بو دیئے ہیں، آئندہ بے احتیاطیوں کے بیج بو دیئے ہیں۔ تو قومیں جو بگڑتی اور بنتی ہیں وہ دراصل گھروں میں ہی بگڑتی اور بنتی ہیں، ماں باپ اگر باریک نظر سے اپنے بچوں کی تربیت کر رہے ہوں تو وہ عظیم مستقبل کی تعمیر کر رہے ہوتے ہیں، یعنی بڑی شاندار قومیں ان کے گھروں میں تخلیق پاتی ہیں، لیکن یہ چھوٹی چھوٹی بے احتیاطیاں بڑے بڑے عظیم اور بعض دفعہ بڑے سنگین نتائج پر منتج ہو جایا کرتی ہیں، پس مالی لحاظ سے واقفین بچوں کو تقویٰ کی باریک راہیں سکھائیں"۔

(خطبہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

اخبار الحکم

۱۹۳۴ء میں اخبار الحکم کے دوبارہ اجراء پر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے محترم شیخ یعقوب علی عرفانی کبیر کو تحریر فرمایا۔

مکرم شیخ صاحب!......

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ پھر الحکم جاری کرنے لگے ہیں۔ اللہ تعالیٰ برکت دے اور اس ارادہ کی تکمیل کے سامان پیدا کر دے۔

الحکم سلسلہ کا سب سے پہلا اخبار ہے اور جو موقعہ خدمت کا حضرت بانی سلسلہ کے آخری زمانہ میں اسے اور بدر کو ملا ہے وہ کروڑوں روپیہ خرچ کر کے بھی اور کسی اخبار کو نہیں مل سکتا۔

میں کہتا ہوں کہ الحکم اپنی ظاہری صورت میں زندہ رہے یا نہ رہے لیکن اس کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔ سلسلہ کا کوئی مہتم بالشان کام اس کا ذکر کئے بغیر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ تاریخ سلسلہ کا حامل ہے۔ لیکن دل یہی کہتا ہے کہ الحکم جس کا عنوان ہی بتا رہا ہے کہ ابتدائے ایام سے سلسلہ کے اخبار حضرت بانی سلسلہ کا کیا درجہ سمجھتے تھے۔ اپنی ظاہری صورت میں بھی زندہ رہے۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی نسل کو اس خدمت کی ہمیشہ توفیق دیتا رہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

خاکسار
مرزا محمود احمد

آؤ کہ کریں رات کو اُٹھ اُٹھ کے دعائیں
دل صاف کریں حُسنِ طلب اور بڑھائیں

آقا - مرے مولا - مرے قادر و مالک
تو آئے تو چھٹ جائیں یہ گھمبیر گھٹائیں

ہیں پنجہ قدرت میں ترے ارض و سماوات
کیا چیز ترے آگے ہیں ناچیز بلائیں

ماجد ہے ترے در پہ رمائے ہوئے دھونی
کر دُور خطاؤں کو مری مان بھی جائیں

غلام دستگیر ماجد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباسط شاہد

ناقابلِ یقین

آج ۲۳ جولائی ۱۹۹۲ء کے اخبار جنگ میں قلات کی مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی ہے۔

"...... عینی شاہدوں نے بتایا ہے کہ یہ شخص دیواروں اور چھتوں سے کود کر گھروں میں داخل ہوتا ہے اور اہلِ خانہ پر پتھر مارتا ہے لیکن پتھر مارنے سے پہلے تین مرتبہ سیٹی بجاتا ہے۔ جس کے بعد وہ تالی بجاتا ہے۔ پُراسرار شخص جب پتھر مارتا ہے اس وقت وہ عام آدمی کو بالکل صاف اور واضح دکھائی دیتا ہے۔ اس کا جب پیچھا کیا جاتا ہے یا اس پر فائر کیا جاتا ہے تو وہ غائب ہو جاتا ہے لیکن خاص بات یہ ہے کہ غائب ہوتے وقت بھی وہ تین مرتبہ سیٹی بجاتا ہے۔ چند مرتبہ لوگوں نے اس کا پیچھا کر کے اسے گھیرا بھی ہے۔ لیکن اسے پکڑنے میں کامیابی نہیں ہوئی......"

یہ اور اس قسم کے بے شمار دوسرے واقعات اخباروں اور رسائل وغیرہ میں چھپتے رہتے ہیں۔ زبانی یا 'صدری' باتوں کی بھی بھرمار ہے۔ بلکہ یہاں تک دیکھنے میں آیا ہے کہ اگر ایک دفعہ اس قسم کی کوئی بات شروع ہو جائے تو پھر وہ ختم ہونے میں ہی نہیں آتی۔ اور ہر کوئی اپنی سنی سنائی باتیں بڑے وثوق اور یقین سے بیان کرنا شروع کر دیتا ہے۔

ان واقعات میں عام طور پر بچوں کی شرارت یا برادری 'شریکے' کی رقابت۔ رشتے کے حصول میں ناکامی یا کسی کرایہ دار کو تنگ کر کے مکان خالی کروانا۔ یا کسی عامل کی روزی کا سامان پیدا کرنا وغیرہ بے شمار وجوہ ہوتی ہیں جن کا ذکر اخبارات میں آتا رہتا ہے۔ ایسے علاقوں میں جہاں تعلیم کی کمی ہو بھوت پریت کی بہت کثرت ہوتی ہے اور نتیجۃً ایسے عمل کرنے والے بھی مل جاتے ہیں۔ جو لوگوں کو اندھیرے میں رکھ کر اپنا مفاد حاصل کرتے اور ظلم و فریب سے عوام کو پریشان کرتے ہیں۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے یہ عام اعلان کر رکھا تھا کہ جہاں بھی ایسی کوئی خلافِ معمول بات نظر آئے مجھے اس کی اطلاع دی جائے۔ میں اس کی تحقیق کر کے اصل بات کا کھوج لگاؤں گا۔ بعض اس قسم کے واقعات حضور کے علم میں لائے گئے اور حضور نے ان کو اس طرح حل بھی کروایا کہ آخر میں بالکل عام فہم اور سیدھی سادی بات سامنے آجاتی۔

اس قسم کے بعض ناقابلِ یقین واقعات مغرب کی پڑھی لکھی دنیا میں بھی پائے جاتے ہیں INCREDIBLE COINCIDENCE کے مصنف نے اپنی تصنیف میں ایسی ۱۵۲ مثالیں جمع کی ہیں۔ مثلاً ایک اخبار کے کالم نویس KUPCINT نے لندن کے سیوائے ہوٹل کا ایک کمرہ کرائے پر لیا۔ اس کمرہ میں موجود میز کی ایک دراز میں سے انہیں کچھ ایسے کاغذات ملے جو ان کے ایک ذاتی دوست ہیری ہینن سے تعلق رکھتے تھے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ انہیں دو دن کے بعد اپنے اس دوست کا یہ خط ملا کہ آپ کو اس بات پر یقین تو نہیں آئے گا مگر مجھے یہاں پیرس کے ایک ہوٹل کے کمرہ میں ایسی ٹائی ملی ہے جس پر آپ کا نام لکھا ہوا ہے......

۱۹۶۶ء کی بات ہے کہ ایک مشہور ناول نگار جو ہوائی جہاز اڑانے کا شوق بھی رکھتے تھے ایک جہاز میں (جو ۱۹۲۹ء کا ماڈل تھا اور جسے P2A SPEEDSTER کہا جاتا تھا اور اس نمونہ کے صرف آٹھ جہاز ہی تیار کئے گئے تھے) اپنا شوق پرواز پورا کر رہے تھے کہ انہیں کسی فنی خرابی کی وجہ سے ایک دُور دراز الگ تھلگ ایئرپورٹ پر اترنا پڑا۔ وہ اپنے دوست کے ساتھ مل کر اس فنی خرابی کو دُور کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ اور ساری مرمت تو ٹھیک ٹھاک ہو گئی مگر ایک ایسا پرزہ بھی درکار تھا جس کے بغیر جہاز کو پرواز کے قابل نہیں بنایا جا سکتا تھا۔ وہ مایوسی کے عالم میں جہاز کے پاس کھڑے تھے کہ قریبی عمارت سے ایک اجنبی شخص نے ان کے پاس آ کر انہیں پوچھا کہ "کیا میں آپ کی کوئی مدد کر سکتا ہوں" "ہاں ہاں آپ ضرور ہماری مدد کر سکتے ہیں اگر آپ کے پاس فلاں نادر جہاز کا فلاں ضروری پرزہ موجود ہو" وہ اجنبی شخص آہستہ آہستہ اپنی عمارت کی طرف گیا اور تھوڑی دیر میں مطلوبہ پرزہ لئے ہوئے واپس آگیا...... اس واقعہ میں بہت سے ایسے اتفاقات جمع ہیں جو عام طور پر ناممکن ہی سمجھے جا سکتے ہیں۔

سنہ ۷۱ء میں ایک ناول نگار کا ایک ناول روس میں شائع ہوا۔ مصنف کے پاس اس کتاب کی ایک ہی جلد تھی جس پر انہوں نے جا بجا بعض ضروری امور نوٹ کر رکھے تھے۔ ان کے کسی دوست نے ان سے یہ کتاب پڑھنے کے لئے عاریتاً لی۔ مگر سوئے اتفاق سے ان سے یہ کتاب کہیں کھو گئی۔ باوجود ہر ممکن کوشش اور اخباروں میں اعلانات کروانے اور انعام مقرر کرنے کے اس کتاب کو نہ ملنا تھا اور نہ ملی۔

اس کتاب کے مصنف کا کہنا ہے کہ اس واقعہ کے کوئی دو سال سے زیادہ عرصہ کے بعد میں ایک مضمون کی تیاری کے سلسلہ میں دی آنا گیا۔ جہاں اس کتاب پر ایک فلم تیار کی جا رہی تھی۔ وہاں مجھے ایک فلم ایکٹر نے پچھلے سال کے موسم بہار کا یہ عجیب واقعہ بتایا کہ میں اس فلم میں کام ملنے کے بعد آپ کی کتاب کی تلاش میں لندن گیا۔ تلاش بسیار کے باوجود مجھے وہ کتاب کسی کتب فروش یا دوست کے ہاں نہ ملی۔ مایوسی کے عالم میں واپس آنے کے لئے میں ایک زیرِ زمین سٹیشن پر گیا۔ تو وہاں ایک بنچ پر ایک کتاب پڑی ہوئی ملی۔ اٹھا کر دیکھا تو یہ وہی کتاب تھی جس کی تلاش میں میں سرگرداں رہا تھا۔ اس پر کچھ نوٹ بھی لکھے ہوئے تھے۔ اس ایکٹر نے یہ کہتے ہوئے وہ کتاب مجھے تھما دی کہ "ممکن ہے یہ نوٹ آپ کی دلچسپی کے ہوں"۔ اس واقعہ میں بھی عجیب اتفاقات کی کمی نہیں ہے۔

اسی قسم کا ایک اور واقعہ پرنس ایڈورڈ نامی جزیرہ کے رہنے والے مسٹر کوگلن کے ساتھ گزرا۔ وہ ٹیکساس کے دورہ میں ہیگوسٹن کے مقام پر ۱۸۹۹ء میں فوت ہو گئے اور انہیں وہاں مروج طریق پر ایک تابوت میں دفن کر دیا گیا۔ ایک سال کے بعد وہاں سیلاب آیا۔ جس کی وجہ سے ان کی قبر کھل گئی اور تابوت ہوا کے زور پر شمال کی طرف نکل گیا۔ آٹھ سال بعد ایک ملاح نے پانی میں ایک عجیب سی چیز تیرتے ہوئے دیکھی جس پر سالخوردگی اور کہنگی کے ہر قسم کے آثار موجود تھے۔ پانی سے نکال کر جب اسے غور سے دیکھا گیا تو اس پر مسٹر کوگلن کا نام کندہ کیا ہوا موجود تھا۔ مزید تحقیق پر پتہ چلا کہ جس جگہ یہ تابوت پانی سے نکالا گیا ہے وہ آنجہانی کے آبائی گاؤں کے بالکل نزدیک ہے چنانچہ انہیں اس چرچ کے قبرستان میں دفن کیا گیا جہاں پیدائش کے وقت ان کا نام رکھنے کی رسم ادا کی گئی تھی۔

THE ROOTS OF COINCIDENCE میں بھی اس قسم کے ناقابلِ یقین بہت سے واقعات درج ہیں۔ مثلاً یہ کہ دس سال کی عمر میں اورلین کے مقام پر ایک بچے کو فورٹ گیبو نامی ایک شخص نے ان کی پسندیدہ پھلوں کی پڈنگ کھلائی۔ اس کے دس سال بعد پیرس کے ایک ہوٹل میں انہیں وہی اپنی خاص پسندیدہ پڈنگ نظر آئی اور اس کے متعلق پتہ چلا کہ فورٹ گیبو نے ہی اس کا آرڈر دیا ہوا ہے اس کے کئی سال بعد ایک تقریب میں ان کے سامنے وہی پڈنگ آئی اور انہیں فوراً اس پڈنگ کے ساتھ تعلق رکھنے والا شخص بھی یاد آیا۔ وہ اپنے دوستوں کو یہ بات سنانے لگے ابھی وہ اپنی بات مکمل بھی نہ کر پائے تھے کہ دروازہ میں ایک بوڑھا شخص داخل ہوا جو مسٹر فورٹ گیبو کے علاوہ کوئی اور نہ تھا۔ اور جو غلطی سے کسی اور جگہ جانے کی بجائے 'ایسے ہی' اس جگہ آگئے تھے۔

اتفاقات کی دلچسپ مثالوں میں یہ عجیب مثال بھی اس کتاب میں لکھی ہے کہ مسٹر انتھونی ہفتے کے ساتویں دن۔ سال کے ساتویں ہفتے صدی کے ساتویں سال میں پیدا ہوئے۔ وہ سات بھائیوں کے ساتویں بھائی تھے۔ جبکہ ان کے والد بھی اپنے والدین کے ساتویں بچے تھے۔ انہوں نے اپنی عمر کے ستائیسویں سال میں ۷ نمبر گھوڑے پر شرط لگائی مگر وہ اوّل نمبر پر آنے کی بجائے ساتویں نمبر پر آیا۔

بقیہ : ص۳ سے آگے

قادیان کا سفر بالکل آسان ہے۔ یہ بات میری سمجھ سے بالکل بالا ہے کہ کیوں ہماری جماعت کے نوجوانوں میں اس قسم کی غفلت پائی جاتی ہے۔ پہلے شام کی گاڑی سے ہمارے طالب علم بٹالہ میں اُترتے اور گاڑی سے اُتر کر راتوں رات پیدل چل کر قادیان پہنچ جاتے۔ یا آٹھ نو بجے صبح اترتے تو بارہ ایک بجے دوپہر کو قادیان پہنچ جاتے تھے۔ طالب علم ہونے کی وجہ سے بالعموم ان کے پاس اتنے کرائے نہیں ہوتے تھے کہ وہ یکہ یا ٹانگہ لے سکیں۔ ایسے بھی ہوتے تھے جو یکوں میں آجایا کرتے تھے مگر ایسے طالب علم بھی تھے جو پیدل آتے اور پیدل جاتے تھے۔ مگر اب ریل کی وجہ سے بہت کچھ سہولت ہو گئی ہے۔ ریل وقت بچا لیتی ہے۔ ریل کوفت سے بچا لیتی ہے اور ریل کا جو کرایہ آج کل بٹالہ سے قادیان کا ہے وہ اس کرایہ کے نصف کے قریب ہے جو ان دنوں یکہ والے وصول کیا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں ڈیڑھ دو روپیہ میں یکہ آیا کرتا تھا اور ایک یکہ میں تین سواریاں ہوا کرتی تھیں۔ گویا کم سے کم آٹھ آنے ایک آدمی کا صرف ایک طرف کا کرایہ ہوتا تھا مگر آج کل چھ سات آنے میں بٹالے کا آنا جانا ہو جاتا ہے تو جو دقتیں مالی لحاظ سے پیش آ سکتی تھیں یا وقت کے لحاظ سے پیش آ سکتی تھیں وہ کم ہو گئی ہیں اور جو ضرورتیں قادیان آنے کے متعلق تھیں وہ ویسے ہی قائم ہیں۔

کلامِ الٰہی کو بہت پڑھنا چاہیئے اور پڑھنے کی توفیق خدا تعالیٰ سے طلب کرنی چاہیئے۔ (حضرت بانی سلسلہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ـــــ نون سین

عراق ـــ معائنہ ٹیم

اقوامِ متحدہ کی بائیس رکنی ٹیم نے گذشتہ روز عراق کا اس غرض سے معائنہ شروع کیا کہ اسکے پاس ابھی تک زیادہ تباہی پھیلانے والے ہتھیار موجود ہیں اور وہ کہاں ہیں کہتے ہیں کہ اس ٹیم کا پہلا دن خاصا اچھا گذرا اور اسے کسی طرح کی مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا البتہ انہوں نے کہا کہ وہ ایک معائنے کا دن تھا اور ہم صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ معائنہ تو ہم نے شروع کر دیا ہے۔ لیکن ابھی تک نہ تو کچھ ہمیں ملا ہے اور نہ کسی نے ہمارا راستہ روکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے جہاں چاہا ہم گئے اور ہماری راہ میں کوئی حائل نہیں ہوا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ جو کچھ آپ دیکھنا چاہتے ہیں وہ آپ نے دیکھا تو ٹیم کے سربراہ نے اس سوال کا اثبات میں جواب دیا۔ ان سے سوال تو یہ بھی پوچھا گیا کہ کیا سرکاری عمارتوں کا معائنہ بھی کیا ہے لیکن انہوں نے اس کا جواب دینے سے گریز کیا۔ بلکہ سوال و جواب کے بعد انہوں نے ایک مختصر سے فقرے میں یہ بھی کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ میرے پاس کوئی ایسی بات نہیں جو میں آپ کو بتاؤں۔ یہ ایک عام معمول کا دورے کا پہلا دن تھا۔ جو ہم نے گذارا۔ سوال کرنے والوں کا اشتیاق بڑھ رہا تھا۔ وہ بار بار یہ پوچھ رہے تھے کہ کیا کوئی ایسی چیز ملی جو ان کے خیال میں عراق کے پاس نہیں ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن ٹیم نے ایسی باتوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی انہیں ملا ہی کچھ نہیں۔ اور وہ یہ بھی نہیں چاہتے کہ شروع میں ہی کہہ کر کہ نہیں کچھ نہ کچھ تو مل ہی گیا ہے لوگوں کو مزاحمت پر آمادہ کریں اور اپنے لئے مشکلات پیدا کر لیں۔

گذشتہ دنوں اقوام متحدہ اور عراق کے درمیان جو مراحل پیش آئے کہا جا سکتا ہے کہ وہ دونوں کے لئے سخت ترین تھے عراق کسی طرح بھی اپنے اقتدار پر کسی کو ہاتھ نہیں ڈالنے دینا چاہتا۔ اور اقوام متحدہ بھی کسی طرح یہ پسند نہیں کرتی کہ اسکے احکام جو اسکی قرار دادوں کے ذریعے سنائے جاتے ہیں ان کی خلاف ورزی کی جائے یا کھلم کھلا ان پر عمل کرنے سے گریز کیا جائے اور یہی وہ بات ہے جو عراق کو اقوام متحدہ کے روبرو کھڑا کرتی ہے۔ اب جو ٹیم عراق آئی ہوئی ہے اگر اسے کچھ بھی نہ ملا تو یقیناً اقوام متحدہ کو اس سے خفت کا سامنا ہو گا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسے خفت کا احساس اس لئے نہیں ہونا چاہیئے کہ اگر وہ نیک نیتی سے یہ سب کچھ کر رہی ہے تو اس کا کسی مرحلے پر بھی یہ خیال نہیں ہونا چاہیئے کہ ضرور عراق کے پاس سے کچھ اسلحہ نکل آئے اور اقوام متحدہ کہہ سکے کہ ہم نے جو کچھ کیا ہے ٹھیک کیا ہے۔

ایم کیو ایم سے بات چیت

اسلام آباد اور کراچی کی دفاعی اور صوبائی حکومتوں نے مسٹر الطاف حسین کی ایم۔ کیو۔ ایم سے گفت و شنید کے لئے فوج نے بعض نکات پیش کئے ہیں۔ اگرچہ ایم کیو۔ ایم کا کہنا ہے کہ ان نکات کے پیش کرنے کا مقصد یہ لگتا ہے کہ فوجی اپریشن صرف اور صرف ایم کیو۔ ایم کے خلاف ہے نہ کسی اور کے۔ وہ چاہتے ہیں کہ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں گفت و شنید کی جائے تاکہ ہر معاملے پر کھلے دل سے بحث و تمحیص ہو اور اس طرح کرتے ہوئے کسی نتیجہ پر پہنچا جا سکے جبکہ کہا جاتا ہے کہ فوجی حکام نے کہا ہے کہ ان کے لئے ایک ضابطہ اخلاق ہونا چاہیئے اور ایم کیو۔ ایم کو اپنے تمام ایسے اشخاص جو جرائم کے سلسلے میں مطلوب ہیں وہ پیش کر دیں۔ قانون لاگو کرنے والے اداروں کا احترام کریں اور باہمی امن و امان کی فضا میں دوسرے سیاسی لوگوں کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا عہد کریں اور اسی طرح اخبارات اور ذرائع ابلاغ کے ساتھ بھی اور انسانی حقوق کی پاسداری کریں۔ جب تک وہ ان ساری باتوں کا اعتراف نہیں کر لیتے اس وقت تک ان کے ساتھ سیاسی پارٹیوں کی حکومتیں بات نہیں کریں گی۔ ایم کیو۔ ایم نے اس گفت و شنید کے لئے جن تین افراد کے نام پیش کئے ہیں ان میں اشتیاق اظہر جو سینیٹر ہیں کو اس ٹیم کا سربراہ مقرر کیا گیا ہے سینیٹر اشتیاق اظہر نے کہا ہے کہ گفت و شنید کھلے دل سے ہونی چاہیئے۔ ہر معاملہ سامنے لایا جا سکے۔ اور بغیر کسی تمہیدی شرائط کے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہمارے مجرموں کے متعلق وہ یہ چاہتے ہیں کہ انہیں پیش کر دیا جائے تو باقی تمام پارٹیوں کو بھی ایسا کرنا چاہیئے۔ کیونکہ تمام پارٹیوں کے بعض افراد کے متعلق الف۔ آئی۔ آر درج کی جا چکی ہیں اور اس کی کوئی وجہ نہیں کہ صرف ایم کیو ایم سے یہ مطالبہ کیا جائے کہ وہ اپنے مبینہ مجرموں کو فوج کے حوالے کر دے۔

بوسنیا بچوں کا قتل

سارا یے وو سے پچاس بچوں کو ایک یتیم خانے سے ایک بس میں لے جایا جا رہا تھا تاکہ انہیں جرمنی میں کسی محفوظ مقام پر پہنچا دیا جائے لیکن اس بس پر بم گرائے گئے۔ اور دو بچے ہلاک ہو گئے جب ان دو بچوں کی تجہیز و تکفین کی جا رہی تھی اور تین دیگر بچے ان کی قبر پر پھول چڑھانے کے لئے قبرستان میں موجود تھے۔ تو وہاں بھی بمباری کی گئی۔ تعجب کی بات ہے کہ انسان جب ظلم کرنے پر آتا ہے تو کتنی دور نکل جاتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ سارا یے وو میں لڑائی ہو رہی ہے۔ بوسنیا، کروشیا اور سربیا کے لوگوں کا آپس میں تصادم ہے۔ اگرچہ یہ سب لوگ پہلے اکٹھے ہی رہتے تھے۔ تصادم تو اس وقت شروع ہوا جب بوسنیا نے آزادی کا ووٹ دیا۔ جس وقت ان دو بچوں کو دفن کیا جا رہا تھا ایک اور چھوٹی بچی جو قتل ہو گئی تھی اس کی دادی کو بھی بم کے ٹکڑے لگے جو بچے قبر پر پھول چڑھانا چاہتے تھے۔ وہ تو کتبوں کے پیچھے چھپ جانے کی وجہ سے بچ گئے لیکن یہ افسردہ دادی جس کی پوتی کو بھی دفن کیا جانا تھا زخموں سے چور ہو گئی اور اسے ہسپتال لے جانا پڑا۔ اگر بوسنیا کے لوگ بمباری کرنے والوں پر حملہ نہ کر دیتے تو بس میں جو پچاس بچے تھے ان میں سے غالباً کوئی بھی نہ بچتا۔ اس بس پر حملہ کرنیوالوں کو معلوم تھا کہ اس میں بچے ہیں اور یہ یتیم خانے سے لائے گئے ہیں اور کسی محفوظ مقام پر پہنچائے جانے کے لئے انہیں جرمنی کسی جگہ لے جایا جا رہا ہے۔ لیکن کسی کے دل میں رحم نہ آیا۔ کہتے ہیں کہ بوسنیا کے ساتھ تصادم میں آٹھ ہزار افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہاں پر خورونوش کا سامان پہنچانا بھی ایک خاصا مسئلہ ہے۔ سارا یے وو کا ہوائی اڈہ بھی ایک ایسی جگہ ہے جہاں سامان پہنچایا جانا چاہیئے۔ اور یہیں ہر وقت لڑائی کی وجہ سے جہازوں کا اترنا انتہائی مشکل ہو گیا ہے۔ سب سے پہلے جرمنی کا ایک جہاز اترا تھا۔ اور اس کے بعد کچھ اقوام متحدہ نے بھی سامان خورونوش بھیجا۔ سعودی عرب نے بھی وہاں کچھ سامان بھیجا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ انتہائی مشکلات میں ہو رہا ہے۔ کبھی اس کے لئے راہ کھل جاتی ہے۔ اور کبھی پھر بند ہو جاتی ہے۔

سینیٹر ہیری / کشمیر

امریکہ کے سینیٹر ہیری ایبڈ (IBID) نے امریکہ کی حکومت کو اپیل کی ہے کہ وہ کشمیر کے معاملات کے پیش نظر ہندوستان کے ساتھ اپنے تعلقات پر نظر ثانی کرے انہوں نے کہا کہ وہ اس بات کی تائید کرتے ہیں۔ کہ مقبوضہ کشمیر کے باشندوں کو اس بات کا حق ملنا چاہیئے کہ وہ خود فیصلہ کریں کہ وہ کس کے ساتھ ملنا چاہتے ہیں۔ ایبڈ کے خیال میں ہندوستان کو جو مدد دی جاتی ہے اسکے ساتھ جو تجارت کی جاتی ہے اس کے متعلق جو امریکی نظریات ہیں۔ ان سب میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ ان کا خیال ہے کہ سینیٹ کے سامنے یہ بات پیش کرنے سے امریکی حکومت یقیناً اس بات کی طرف توجہ دے گی کہ مقبوضہ کشمیر میں رہتے باشندوں پر ظلم ڈھایا جا رہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ کشمیر میں کئی دفعہ لوگوں نے احتجاجی مظاہرے کئے ہیں اور اگرچہ وہ ماضی میں کامیاب نہیں ہوئے لیکن اب تو احتجاجی مظاہرے ہو رہے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے ہدف حاصل کر رہے گئے۔ انہوں نے کشمیر کے متعلق یہ بھی کہا کہ یہ اس وقت ایک خطرناک خطہ بن گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اگر یہاں حالات مزید خراب ہوئے تو نہ صرف کشمیر اور ہندوستان بلکہ عالمی برادری بھی اس سے نقصان اٹھائے گی۔ انہوں نے اپنے بیان میں کشمیر کے متعلق اس بات کی بھی وضاحت کی کہ پاکستان میں جو لفظ "کے" (K) ہے وہ دراصل کشمیر کے لئے ہے۔ یعنی جب تقسیم ملک کی بات ہوئی تھی اور پاکستان کا نام پاکستان رکھا گیا تھا۔ تو K سے کہہ کر اسکو پاکستان میں شامل کرنا مقصود تھا۔

گناہ اور غفلت سے پرہیز کے لئے اس قدر تدبیر کی ضرورت ہے جو حق ہے تدبیر کا اور اس قدر دعا کرے جو حق ہے دعا کا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

جو دوست وقف نو میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔ یاد رہے کہ رنگین فوٹو ہو تو اخبار میں تصویر واضح نہیں آتی۔ (ادارہ)

راجہ فراز احمد ابن راجہ فراز افتخار احمد
محمود آباد جہلم

ولید احمد جان ابن عمران جان
راولپنڈی

حماد احمد ابن ملک سعید احمد ریحان
راولپنڈی

محمد طلحہ ابن محمد اسلم
ربوہ

حمزہ منور ملک ابن منور احمد ملک
ماڈل ٹاؤن لاہور

فاتح الدین ابن منیر الدین
راولپنڈی

صباء داؤد بنت داؤد احمد
راولپنڈی

رخسار احمد ابن مختار احمد
پوڑانوالہ ضلع گجرات

نائیلہ طاہر بنت محمد طاہر
ربوہ

حمید الرحمٰن ابن مطیع الرحمٰن
راولپنڈی

عثمان احمد ابن میجر افتخار احمد
راولپنڈی

تبسم وسیم ابن وسیم احمد
گجرات شہر

عائشہ اشرف بنت محمد اشرف باجوہ
شاہدرہ لاہور

عروشہ ثریا بنت ملک اختر احمد
راولپنڈی

اطہر احمد ظفر ابن مبشر احمد ظفر
میرپور خاص کنری

شمیم احمد ابن راجہ سلیم احمد
ربوہ

عبدالرزاق گوہر ابن مبشر احمد
ڈیرہ غازیخاں

جعفر احمد عثمان ابن ناصر احمد
کراچی

صوفیہ نجیب بنت نجیب پاشا
راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۱۶ر اگست شدید گرمی اور حبس کا سلسلہ جاری ہے۔ اگرچہ رات کو ٹھنڈی ہوا چلتی رہی۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے یوم آزادی کے موقع پر ناصر باغ لاہور میں ایک جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ آخری دھکا دینے والا زمانہ ابھی نہیں گیا۔ اس سے قبل یوم آزادی کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا تھا کہ آخری دھکا دینے کا زمانہ اب گذر گیا ہے۔ اب عوام کا مزاج بدل گیا ہے۔ اپوزیشن منفی سیاست ترک کر دے۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو کا جلسہ اگرچہ ناصر باغ میں تھا لیکن عوام کا ہجوم ایک طرف سنٹرل ماڈل سکول چوک دوسری طرف سیکرٹریٹ اور ساتھ کی سڑکوں پر پھیلا ہوا تھا۔ مال روڈ پر استنبول چوک تک ہجوم جمع تھا۔

○ دیگر مقررین میں نوابزادہ نصر اللہ نے کہا کہ ملک موجودہ حکومت کے ہاتھوں مضبوط نہیں اسمبلیاں توڑ کر نئے انتخابات کرائے جائیں۔

○ وزیر اعظم نے الحمرا ہال لاہور میں تحریک پاکستان کے کارکنوں کو میڈل دینے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وفاقی اور صوبائی سطح پر سرکاری ملازمتوں کی بھرتی پر عائد پابندی ختم کرنے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ بے روزگاری ہماری حکومت کی وجہ سے نہیں ہے یہ گذشتہ غلطیوں کا خمیازہ ہے جو آج ہمیں بھگتنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے سیلف ایمپلائمنٹ سکیم میں مارک اپ کی شرح ۱۸ فیصد سے کم کر کے ان لوگوں کے لئے جو وقت مقررہ سے ایک ماہ پہلے واپسی کریں۔ ۸ فیصد اور بعد میں ادا کرنے والوں کے لئے ساڑھے دس فیصد کرنے کا اعلان کیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر غلام حیدر وائیں نے کہا ہے کہ اسلام کے بارے میں محترمہ بے نظیر بھٹو کے خیالات افسوسناک ہیں عوام انہیں کسی صورت میں قبول نہیں کریں گے۔

○ کوئٹہ سے چالیس کلو میٹر دور گلستان کے علاقے عنایت اللہ کریز میں اچکزئی قبیلے کی دو شاخوں میں میزائیلوں اور توپوں سے لڑائی ہوئی۔ جس میں ۱۰ر افراد ہلاک اور ۱۰ر زخمی ہو گئے۔ حملے میں راکٹ لانچر بھی استعمال ہوئے۔

○ صوبہ سرحد میں شدید گرمی سے ۴ افراد ہلاک اور ۸۰ر بے ہوش ہو گئے۔

○ وفاقی وزیر شیخ رشید احمد نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی کا شو ناکام رہا ہے اب اسے اپنی حیثیت کا اندازہ لگا لینا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ سردار قیوم اپنے تجربے کی بناء پر حکومت اور اپوزیشن میں صلح کرا سکتے ہیں۔

○ بوسنیا میں امدادی سامان تقسیم کرنے کے لئے سربیا کے خلاف طاقت کا استعمال کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ ملک میں جمہوریت کا نظام ٹھیک ٹھاک چل رہا ہے جو روز بروز مستحکم ہوتا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر بے نظیر بے گناہ ہیں تو عدالتوں میں ثبوت پیش کر کے اپنی جان چھڑائیں۔ وہ خود ریفرنسوں کو طول دے رہی ہیں۔ پیپلز پارٹی کے ایک لیڈر کی طرف سے ہارس ٹریڈنگ میں حکومت کے ملوث ہونے کی کیسٹیں پیش کرنے کے دعوے پر انہوں نے کہا کہ ان کو دو سال کے بعد کیسٹیں یاد آئی ہیں۔ جو مکّا جنگ کے بعد یاد آئے اسے اپنے منہ پر ماریں۔

○ جماعت اسلامی نے بھی یوم آزادی کے موقع پر موچی گیٹ میں جلسہ کیا اور لیزر شو پیش کیا۔ امیر جماعت اسلامی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ غریبوں یتیموں اور بیواؤں کو لوٹ لیا گیا۔ مگر ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔

○ قاضی حسین احمد جماعت اسلامی کے پہلے امیر ہیں جو جمعہ کے روز سہ پہر قائد اعظم کے مزار پر حاضری دینے گئے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے لاہور سے اسلام آباد جاتے ہوئے کہا کہ لاہور کے جلسے نے سارے ریکارڈ توڑ دیئے ہیں اب ۲۱ر کو مری میں جلسہ ہو گا۔

○ بھارت کے یوم آزادی پر تقریر کرتے ہوئے بھارتی وزیر اعظم مسٹر نرسیمہاراؤ نے کہا کہ پاکستان باز آجائے۔ کوئی طاقت بھارت سے کشمیر نہیں چھین سکتی۔ انہوں نے اپنے ملک میں امن وامان کی صورت حال کو پہلے سے بہت بہتر قرار دیا۔

○ پاکستان اور امریکہ میں مشترکہ بحری مشقیں شروع ہو گئی ہیں۔

○ افغان لیڈر حکمت یار نے انتباہ کیا کہ جو کابل سے جانا چاہتا ہے ایک گھنٹے کے اندر اندر چلا جائے اس پر لاکھوں افراد شہر سے بھاگ گئے

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں نے برستی گولیوں میں پاکستان کا یوم آزادی منایا۔ بھارتی فوجیوں سے جھڑپوں میں ۱۶ر حریت پسند شہید ہو گئے۔

○ مشرقی پنجاب میں سارے حفاظتی انتظامات دھرے کے دھرے رہ گئے سکھوں نے ۱۶ر افراد کو ہلاک کر دیا۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

ہیں۔ لہٰذا اب قطعہ نمبر ۱۱ سیّد محمد یحییٰ اخضر صاحب اور قطعہ نمبر ۱۲ سیّد محمد عیسیٰ پرویز صاحب کے نام منتقل کر دئے جائیں۔ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ سیّد محمد یحییٰ اخضر صاحب (بیٹا)
۲۔ سیّد محمد عیسیٰ پرویز صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو ۳۰ یوم کے اندر اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء)

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

لڑکیاں ان کے ساتھ کھل کر باتیں بھی کر سکیں گی۔ اور ان کے رنگ میں رنگین ہو جائیں گی۔

ہم امید رکھتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو یہ استانیاں تیار ہو کر ہماری جماعت کی تعلیم مکمل ہو سکے گی۔

(زیر اقتباس حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے اس خطاب سے لیا گیا ہے جو الفضل ۱۵ر مئی ۱۹۴۶ء میں شائع ہوا تھا) صفحہ ۱۹۵

اکسیر معدہ
پیٹ درد، بدہضمی، بھوک نہ لگنا، دائمی قبض، دست، کھٹے ڈکار، نفخ، متلی اور ہیضہ کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ قبض کی عادت کو دور کرتا ہے۔ عام استعمال کی بے نظیر چیز ہے۔ اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ قیمت -/۶، -/۱۲، -/۲۴ روپے
خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار۔ ربوہ

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بایوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ
فون ۷۷۱ — ۶۰۶

قدیمی ۔ اوّلین ۔ مشہورہ آفاق
حبّ اٹھراء
سَو گولی تیس روپے۔ مکمل کورس -/۱۲۰ روپے
نیران
نرینہ اولاد کی مشہور دوا -/۱۲۰ روپے
زدجامِ عشق
تیس گولی -/۹۰ روپے
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ۔ پاکستان
فون:۔ ۲۱۹۰۶۵ – ۲۱۸۵۳۴